سید عطاء المحسن بخاری

اسلام کا طرزِ حکومت اور اہلِ سیاست مسلمان

خاتم النبیین اشرف الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے دنیا میں جمہوری نظام، قبائلی سسٹم اور کنگ ازم رائج تھا۔ لوگ ان غیر الہامی نظاموں پر راضی تھے۔ کفر و جبر کے سامنے راضی رہنا پڑتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ عوام کی جبلت ثانیہ بن جاتی ہے یہی حال اعراب کا تھا۔ قرآن حکیم اس کی گواہی دیتا ہے۔

اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّنِفَاقًا وَّاَجْدَرُ اَلَّا يَعْلَمُوْا حُدُوْدَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٩٧﴾

ترجمہ: دیہاتی لوگ کفر اور نفاق میں بہت سخت ہیں۔ اور یہ اس لائق ہیں کہ ان احکام سے واقف ہوں جو اللہ نے حضور علیہ السلام پر نازل فرمائے۔

نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسلسل دعوتی جدوجہد سے جنم لینے والی طاقت نے تمام باطل نظاموں کا ٹاٹ لپیٹ دیا۔ جمہوریت، کنگ ازم اور قبائلی سرداری نظام کے شیش محل چکنا چور ہو گئے۔ قیصر و کسریٰ ہلاکت آشنا ہو گئے اور مدینہ طیبہ سے طلوع ہونے والے نظام ریاست اور نظریہ سیاست نے وہ معیاری نظام قائم کیا جس کی دھوم چار دانگ عالم میں مچ گئی انسانوں کو انسانوں کی اطاعت و غلامی سے نکال کر ایک اللہ کی اطاعت پر کمر بستہ کر دیا۔ انسان کو کائنات ہست و بود کا حامل بنا دیا، وسائل اور دولت کی بنیاد پر طاقت و شوکت کے مظاہرے دم توڑ گئے۔ اللہ نے برادری اور برابری کا دین عطا فرمایا۔ حقوق و مراعات اور مفادات کو مساوی کر دیا۔ انسانی معاشرے میں ہمہ جہت امن کی فضا پیدا کر دی۔ آج کے نام نہاد ترقی و شعور کے زمانے میں کروڑوں انسان، انسانوں کے غلام ہیں۔ انسانوں نے اپنی اطاعت و غلامی کے لئے "جمہوریت" کے نام سے ایک استحصالی نظریہ متعارف کرایا اور پوری دنیا کا کفر و شرک اس پر متحد ہو گیا۔ اسلام کی اپوزیشن اپنے لاؤ لشکر سمیت ملت اسلامیہ پر ٹوٹ پڑی اور اسلام کو انفرادی مسئلہ بنا کر اجتماعیت سے خارج کر دیا۔ بعض نالائق ظاہر کے مسلمانوں نے کفر سے مفاہمت کی، ہندو کا کفر انہیں بہت گھناؤنا لگا لیکن یہودیوں، نصرانیوں کے کفر کی "لذت" کے اسیر نخچیر ہو گئے۔ غیر مذہبی اخلاقیات کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لیا۔ یاد رکھو! انسانوں کے لئے اسلام سے بہتر عقیدہ، نظریہ سیاست، اور نظام ریاست کوئی نہیں ہے۔ اس کی کوئی مثال نہیں۔ اس وقت دنیا میں رائج سب نظام جمہوریت، سوشلزم، کیپٹل ازم، کنگ ازم امپیریل ازم، قبائلی و سرداری سسٹم اسلام کے سامنے ہیچ ہیں۔ کوئی نظام انسانی آزادی کا قائل ہے تو اس کے باقی تمام سلسلے جھوٹی پابندیوں سے جکڑے ہوئے ہیں۔ کوئی نظام سرمائے کو عام کرتا ہے تو انسان کو غلام بناتا ہے۔ کوئی نظام صرف ایک انسان کو بہتری و برتری بخش کے تمام انسانوں کو اس کے بچاریوں میں شامل ہونے کو

کامیابی و کامرانی سمجھتا ہے۔ کئی نظام اس درندگی سے آراستہ ہیں کہ ان کی حیاتیاتی جنگ میں ہی فلاح ہے۔ ایک اسلام ہی ایسا دین ہے جو ہمیں عقیدۂ توحید سے نوازتا ہے۔

سروری و برتری صرف اللہ کا حق بتاتا ہے، ایمانی مساوات قائم کرتا ہے، معاشی عدل کے لئے زکواۃ ،صدقات اور انفاق عام (دولت کی گردش عام) کو نافذ کرتا ہے، اس کی تنفیذ میں امن وعافیت کو زیور بناتا ہے۔ حقوق کے مسئلہ میں اسلام نے پوری دنیا کے نظاموں سے الگ تھلگ ایک عظیم نظریہ دیا ہے کہ "تمام بنی آدم علیہ السلام، روٹی، پانی، کپڑا، مکان، تعلیم، علاج، امن اور تحفظ میں برابر ہیں۔ ریاستی زندگی میں، نظم حکومت میں، آئین وقانون میں، شورائیت کو سپریم قرار دیا۔ (پالیمنٹ، حکمران، مقننہ وغیرہ) وشاورھم فی الامر اور امرھم شوریٰ بینھم،" تمام امور میں اور خصوصاً امور سلطنت میں مشورہ کرو" میں پابند ہیں، اس کی زد میں ہیں اس میں لمحہ بھر کی خطا صدیوں کی سزا کے مترادف ہے۔ جس پر تاریخ کے اوراق گواہ ہیں کہ جب تک مسلمان اسلام کے دامن سے وابستہ رہے یہ تمام نعمتیں انہیں فراوانی اور آسانی سے ملتی رہیں۔ جیسے ہی مسلمانوں نے انسان کے گھڑے ہوئے، خبیث نظاموں کو اپنایا ان کی زندگی اجیرن ہو گئی۔ سکون غارت ہو گیا۔ پاکستانی مسلمانو! خصوصاً احرار ساتھیو! جب تمہارا دین، یقین اور ایمان یہ ہے تو پھر کسی کے انتظار میں ہلاکت آفریں گھڑیاں گننا موت سے بھی گراں ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق دعوت سے آراستہ ہو کر نکلو اور پاکستان کو دین کا گھوارہ بنا دو۔ انسانی فیکٹری کے تمام باطل نظاموں کا ٹاٹ الٹ دو۔ جدید "غیر مذہبی اخلاقیات" کی بھرپور مزاحمت کرو۔ اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مقدسہ کی اداؤں پر قربان ہو جاؤ۔

یہی ہے درس اُخوت یہی پیام بقاء ہے
کہ آدمی کے ستم سے تم آدمی کو چھڑاؤ

جدید دور کی فتنہ سامانیوں میں سب سے بڑا فتنہ جمہوریت، الیکشن اور ووٹوں کی بھیک مانگنا ہے۔ چند مال دار بھکاری قسم کے لوگ الیکشن کی آگ سلگاتے، مال خرچ کرتے، مارے مارے پھرتے، جھوٹے وعدے اور جھوٹے دعوے کرتے اور اس فتنے کا الاؤ روشن رکھتے ہیں۔ عوام کو لالچ دیتے ہیں کہ تم حاکم ہو۔ ان پڑھ عوام اس چکمے میں آجاتے ہیں اور ان عیار و مکار لوگوں کے پیچھے چل پڑتے ہیں۔ وہ ان سیڑھیوں پر چڑھ کو اقتدار کے سنگھاسن تک پہنچنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں یا اقتدار کی لیلیٰ کے حجلہ عروسی کے طواف میں گم ہو جاتے ہیں۔ اور قوم کا سرمایہ، قومی مفادات، وعدے سب خود غرضی کے تنور میں جلنے کے لئے پھینک دیتے ہیں، ان لوگوں کا دین کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ عملی طور پر یہ لوگ اعلیٰ درجہ کے بے دین ہوتے ہیں۔ پیر ان تسمہ پا کے ساتھ ان کی گاڑھی چھنتی ہے اور مال حرام میں سے ان کے تحفے، بدلیے، نذرانے، چڑھاوے مغفرت کی آرزو پر نثار کئے جاتے ہیں۔ اور مولویوں کا ایک خاص طبقہ ان حرام خوروں کو بخشوانے کا ٹھیکہ لے لیتا ہے۔ سوم، چوتھا، ساتا، دسواں اور چالیسواں کے ناموں پر مال حرام ہڑپ کرتا ہے اور ان کو بخشش کی

نوید سنا دیتا ہے۔

ایسے چمگادڑوں اور شغالوں کی بری سنگت نے مولویوں کو بھی الیکشن کی فکری حرامکاری میں ملوث کردیا۔ ان مذہبی اجارہ داروں نے جمہوریت سے پیچ لڑایا، الیکشن کا تُکل اُڑا اور ووٹوں کا بسنت منایا۔ کافرانہ نظام کی تمام رسمیں پوری کیں۔ جمہوری اداؤں سے اپنی مذہبی رفعت کو پامال کیا۔ نعرہ لگایا کہ ہم جمہوری عمل کے ذریعے ملک میں اسلام لانا چاہتے ہیں۔ کالی آندھیوں میں بہار کی رت دیکھنے کی تمنا یقیناً پڑھے لکھے دیوانے کا خواب ہے۔ یہ مذہب کے نام پر فراڈ ہے، اس پر مستزاد مذہبی ٹھیکیداری واجارہ داری کا وہ ناقوس ہے جو بجتا چلا جاتا ہے مسجدیں مدرسے ان کی جاگیر جس میں کسی کی شرکت تک انہیں گوارا نہیں۔ اتنے، خود پسند ہیں کہ ان کے روپے اور رائے سے اختلاف کرنے والا گردن زدنی ہوجاتا ہے۔ اس کے خلاف ایسا زہریلا پراپیگنڈہ کرتے ہیں کہ گوئیبلز بھی ہاتھ جوڑ کر انہیں پرنام کرتا اور ان کی نمسکار لیتا ہے۔ پاکستان میں نفاذ اسلام کی منزل کو دور کرنیوالا جمہوری والیکشنی مولوی ہے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے لیکر آج تک اسلام الیکشن کے ذریعے نہیں آیا۔ اسلام آیا تو افغانستان میں جہاد کے ذریعے۔ اسلام کی حکومت قائم کرنے کے صرف دو طریقے ہیں۔ تبلیغ اور جہاد۔ سارا قرآن دعوت حق، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے بھرا پڑا ہے۔ مگر الیکشن، ووٹ اور مال کی لذتیت نے ان مذہبی چمگادڑوں کو کہیں کا نہ رہنے دیا۔ اللہ انہیں ہدایت دے اور اسلام کے طریقے کا عامل بنادے آمین:

سید کاشف گیلانی

نظم

مری دعا کو جو اذنِ رسائی دیتا ہے
وہ صرف ایک ہے مجھ کو دکھائی دیتا ہے

فقیہِ شہر کا دامن بھی صاف ہے تو کہو
کسی کے جرم کی کیونکر صفائی دیتا ہے

اس ابتلا سے نہ مانگوں میں کیوں خدا کی پناہ
کروں میں جس سے بھی نیکی برائی دیتا ہے

ہلا کے عدل کی زنجیر ہم بھی دیکھیں گے
کہ منصفوں کو کہاں تک سنائی دیتا ہے

سنا ہے خفیہ روابط ہیں اسکے غیروں سے
وہ رہنما جو ہمیں رہنمائی دیتا ہے

ملا کسی کو نہ انصاف شاہ کے در سے
گیا ہے در پہ جو اسکے دہائی دیتا ہے

ہمیں تو لُوٹ لیا ہے کسی نے دھوکے سے
وگرنہ کون یوں اپنی کمائی دیتا ہے

پڑے گا وقت تو وہ اک خدا ہے جو کاشف
تمہارے نطق کو شعلہ نوائی دیتا ہے

☆